مجددِ اعظم برحق

قیومِ زمانی شہبازِ لامکانی شیخ احمد سرہندی فاروقی

از

جاوید اقبال مظہری مجددی
بی اے، ایل ایل بی

مظہری پبلی کیشنز کراچی
فون: 5421813

مجددِ اعظم برحق

قیومِ زمانی شہبازِ لامکانی شیخ احمد سرہندی فاروقی

از

جاوید اقبال مظہری مجددی

بی اے، ایل ایل بی

مظہری پبلی کیشنز کراچی

فون ۵۴۲۱۸۱۳

حقوق طباعت بحق میاں محمد مظہر مسعود مسعودی و میاں محمد طٰہٰ مسعودی سلمہما اللہ تعالیٰ محفوظ ہیں

۱۔	نام کتاب:۔	مجددِ اعظم برحق
۲۔	مصنف:۔	جاوید اقبال مظہری
۳۔	کمپوزنگ:۔	جیلانی پرنٹ انٹر پرائزز
۴۔	اشاعت:۔	اول
۵۔	ناشر:۔	مظہری پبلی کیشنز
۶۔	طباعت:۔	۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء
۷۔	تعداد:۔	ایک ھزار
۸۔	ہدیہ:۔	روپیہ

ملنے کے پتے

۱۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، عیدگاہ، کراچی۔
فون ۲۳۶۵۱۵۷۔۰۳۰۰

۲۔ مظہری پبلی کیشنز، ۷۔سی اسٹیڈیم لین ون، فیز ۵، خیابان شمشیر، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی۔
فون:۵۴۲۱۸۱۳

۳۔ نعیمی کتب خانہ 5 الحمد مارکیٹ غزنی اسٹریٹ 40 اردو بازار، لاہور فون ۸۰۱۱۸۵۰۔۰۳۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افتتاحیہ

سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ لیکن فیضانِ نبوت ختم نہیں ہوا اور یہ فیضان حضرات اہل اللہ کے ذریعہ تا قیامت جاری رہیگا...... انہی نفوس قدسیہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بدر کامل امام ربانی قیوم زمانی شہبازِ لامکانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی المقلب مجددِ الف ثانی کی ذات گرامی ہے جن کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے اور اپنے حبیبِ لبیب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی جلیل القدر خدمات کے لیئے منتخب فرمایا اور ان کے قلب میں معرفت الٰہی کا خزانہ رکھ دیا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت مجدد الف ثانی کو بڑے عظیم مقامات عطا فرمائے، آپ کی سیرت طیبہ ولادت باسعادت سے لے کر وصال مبارک تک عطائےِ ربانی اور الفتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت نظر آتی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی بلاشبہ مجددِ اعظم ہیں اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ عالم ارواح سے لے کر عالم برزخ تک دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول ومحمود ہیں۔ وہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ اور دیگر اکابرین اولیا کاملین کی روحانیت سے بھی مشرف ہیں اور سب سے بڑھ کر سرچشمہ ولایت مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی روحانیت سے علم اسرار حاصل فرمایا۔

پیش نظر کتاب مجددِ اعظم نویں امام ربانی کانفرنس کے موقع پر منظر عام پر آرہی

ہے جس میں حضرت مجدد الف ثانی کے مجددِ اعظم کے منصب پر فائز ہونے کے سلسلے میں حقائق و شواہد ضبط تحریر میں آئے ہیں۔ اس کتاب میں زیادہ تر حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات اور رسائل سے استفادہ کیا گیا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تحدیث نعمت کے طور پر اپنے فضائل و کمالات بیان فرمائے ہیں اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی ولایت عظمیٰ کے فضائل و کمالات بیان فرمائے۔ اس کے علاوہ بکثرت اولیا کاملین نے بھی تحدیث نعمت کے طور پر اپنے فضائل و کمالات بیان فرمائے ہیں۔ اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی نے حکمِ ربی (سورہ الضحیٰ:۱۰) اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں تحدیث نعمت کے طور پر اپنے اوپر ہونے والے انعامات یعنی عطائے ربانی کا ذکر فرمایا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اہل ایمان کو حضرات اہل اللہ کا ادب کرنے اور ان کے مقام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین! کیونکہ حدیث قدسی میں صاف صاف آیا ہے کہ:۔

"جس نے میرے ولی کو ایذا دی وہ مجھ سے جنگ کرنے کے لیئے تیار ہو جائے"

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم گشت از فضل رب

احقر العباد

۱۹ر صفر المظفر ۱۴۳۰ھ / ۱۵ر فروری ۲۰۰۹ء

جاوید اقبال مظہری مجددی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی صرف دو ہزار کے مجدد ہی نہیں بلکہ مجددِ اعظم بھی ہیں جس کے حقائق اور شواہد درج ذیل ہیں۔

(۱)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اس وقت بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے جب آپ اس کائنات میں تشریف بھی نہ لائے تھے۔ آپ کے مجددِ اعظم ہونے کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی تشریف آوری کا اعلان فرمایا اور منصب مجددیت پر فائز کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

> ''گیارھویں صدی کے شروع میں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو میرا اہم نام ہوگا۔ نور عظیم الشان ہوگا۔ ہزاروں انسان اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔''

(خواجہ کمال الدین محمد احسان، روضۃ القیومیہ رکن اول مطبوعہ لاہور ص ۳۷،۳۸)

(۲)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مجدد الف ثانی کو اس دنیا میں تشریف لانے سے پہلے مقام شفاعت پر فائز فرمایا جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہے۔ ایک اور حدیث جو حدیث صلہ کے نام سے مشہور ہے ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث صلہ:

''میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کو''صلہ'' کہا جائے گا اس کی شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔''

(جلال الدین سیوطی، جوامع الجوامع بحوالہ جواہر مجددیہ، ص ۱۵)

(۳)

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت مجدد الف ثانی کو اس دنیا میں تشریف لانے کے بعد مقام شفاعت پر فائز ہونے کی بشارت عطا فرمائی چنانچہ رسالہ مبداء ومعاد میں حضرت مجدد الف ثانی تحدیث نعمت کے طور پر ارشاد فرماتے ہیں۔

''فقیر اپنے دوستوں کے حلقہ میں ایک روز بیٹھا ہوا تھا اور اپنی کمزوریوں پر غور کر رہا تھا۔ یہ فکر اس حد تک غالب آ چکی تھی کہ اپنے آپ کو (درویشی کی) اس وضع میں بغیر کامل مناسبت کے محسوس کر رہا تھا۔ اسی عرصہ میں بہ مصداق (یعنی جو اللہ کے لئے انکساری کرتا ہے، خدائے تعالیٰ اسے اور بلند فرما دیتا ہے) (کارکنانِ قضا قدر نے) اس دور افتادہ کو ذلت کی خاک سے اٹھا دیا اور مزید بلند کر دیا۔ اور میرے باطن میں یہ ندا دی کہ ''میں نے تجھے بخش دیا اور قیامت تک پیدا ہونے والے ان تمام لوگوں کو بھی بخش دیا جو تیرے وسیلے سے مجھ تک پہنچیں، خواہ یہ وسیلہ بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ۔'' اس نعمت پر حق تعالیٰ کی بے شمار

حمد و ثناء ہے۔ ایسی حمد و ثناء جو پاکیزہ ہو جس میں برکت ہو اور
جس کے اوپر بھی برکت ہو۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اللہ
سبحانہٗ و تعالیٰ کے اس عظیم انعام کو بار بار دہرایا اور فرمایا کہ مجھے
حکم دیا گیا ہے کہ اس واقعہ کو ظاہر کروں۔

(مبداء و معاد مصنف حضرت مجدد الف ثانی مترجم سید زوار حسین شاہ مطبوعہ کراچی ۱۹۸۴ء ص ۱۰۳/۱۰۴)

(۴)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مجدد الف ثانی کو وصال سے پہلے دنیا کا اجازت نامہ واپس لے کر آخرت کا اجازت نامہ عطا فرمایا اور مقام شفاعت پر فائز فرمایا۔ یہ مکتوب بہت طویل ہے صرف متعلقہ حصہ پیش کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی ارشاد فرماتے ہیں:

> "حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فقیر کے لئے اجازت نامہ تحریر کیا اور اس کو اپنی مہر مبارک سے مزین فرمایا۔ اس اجازت نامہ کا مضمون یہ ہے کہ دنیا کے اجازت نامے کے عوض آخرت کا اجازت نامہ دیا گیا ہے اور مقامِ شفاعت سے بھی حصہ عنایت فرمایا۔

(مکتوبات امام ربانی دفتر سوم، مکتوب نمبر ۱۰۶ ص ۳۲۴، ۳۲۵)

(۵)

حضرت مجدد الف ثانی کے مجددِ اعظم ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ کی تشریف آوری کی اطلاع اپنے وقت کے نامور اولیائے کاملین نے دی جن میں میراں حضرت

شیخ عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی ہے اور جنہوں نے فضائے بسیط پر حضرت مجدد الف ثانی کے انوارِ ولایت ملاحظہ فرمائے اور اپنا خرقہ خاص عطا فرمایا طریقہ طیبہ قادریہ کی باطنی خلافت عطا فرمائی۔ اس کے علاوہ جن اکابر اولیائے کاملین نے آپ کی تشریف آوری کی بشارت دی ان میں اپنے وقت کے شیخ کامل حضرت شیخ احمد جام، حضرت داؤد قیصری، حضرت خلیل اللہ بدخشی، حضرت شیخ سلیم چشتی، حضرت نظام الدین نارنولی، حضرت شیخ عبداللہ سہروردی، حضرت شاہ کمال کیتھلی اور دیگر اولیائے کاملین شامل ہیں۔

(۶)

حضرت مجدد الف ثانی نے ۱۴ شوال المکرّم ۹۷۱ھ شب جمعۃ المبارک اپنے جمالِ جہاں آرا سے اس عالم کو رونق بخشی آپ کی ولادت باسعادت بڑی شان سے ہوئی اور اہل بواطن نے مشاہدہ کیا کہ:

> آپ کے والد ماجد خواجہ عبدالاحد قدس سرہٗ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ تشریف لا کر آپ کے کانوں میں اذان و تکبیر کہی اور آپ کے مدارج بیان فرمائے۔

شیخ عبدالعزیز خلیفہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ العزیز نے دیکھا کہ ملائک کا ہجوم ہے اور وہ سرہند شریف میں آپ کی ولادت کے وقت آپ کے فضائل بیان کر رہے ہیں آپ کی ولادت کے وقت کل اولیائے کاملین جمع ہوئے اور آپ کی والدہ ماجدہ کو مبارکباد دی۔ (بحوالہ روضۃ القیومیہ، جواہر مجددیہ، ص ۳۰)

(۷)

حضرت مجدد الف ثانی چاروں سلاسل سے فیض یافتہ اور فیض رساں ہیں حضرت مجدد الف ثانی نے شیخ یعقوب کشمیری سے سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں والد ماجد شیخ عبدالاحد سے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں، حضرت شاہ سکندر کمال سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں اور حضرت خواجہ محمد باقی باللہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اجازت وخلافت حاصل کی۔

(۸)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ کے پیر ومرشد حضرت خواجہ محمد باقی باللہ نے آپ کی ملاقات سے پہلے آپ کے انوار دو مرتبہ عالم واقعہ میں ملاحظہ فرمائے۔ چنانچہ جب آپ شہر سرہند شریف پہنچے تو آپ پر یہ ظاہر کیا گیا کہ وہ ایک قطب کے جوار میں اترے ہیں اور واقعہ میں حضرت مجدد الف ثانی کا حلیہ بھی دکھایا گیا۔ چنانچہ جب حضرت مجدد الف ثانی حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ وہی حلیہ تھا جو واقعہ میں دکھایا گیا تھا۔

(۹)

حضرت مجدد الف ثانی امام العادلین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولادِ امجاد سے ہیں، ان کی رگ رگ فاروقی ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد نبوت ممکن ہوتی تو عمر (رضی اللہ عنہ) نبی ہوتا اور میری امت میں اگر کوئی محدث ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ان کو الہام کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی

حضرت فاروق اعظم کی اولاد امجاد کی حیثیت سے وراثتی طور پر پیغمبر اولالعزم کے قائم مقام ہیں اور آپ کے سارے کے سارے ارشادات الہامی ہیں چنانچہ ایک مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''یہ معارف جو تحریر میں آگئے ہیں (اللہ پاک کی رحمت سے) امید ہے کہ سب الہاماتِ رحمانی ہیں۔''

(خواجہ بدرالدین سرہندی، حضرت القدس حصہ دوم مطبوعہ لاہور ۱۴۰۲ھ ص ۱۵۵)

حضرت مجدد الف ثانی رسالہ مبداء و معاد میں ارشاد فرماتے ہیں:

''اس فقیر کو حضرت فاروق اعظم کی روحانی دستگیری سے باطنی مدارج حاصل ہوئے۔'' (رسالہ مبداء و معاد ص ۹۴)

(۱۰)

طریقت میں حضرت مجدد الف ثانی کو سالارِ عالیہ سلسلہ نقشبندیہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ سے نسبت ہے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام امت میں محبوب ہیں۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے سینے میں ڈالا وہ میں نے ابوبکر کے (رضی اللہ عنہ) سینے میں ڈال دیا۔''

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اطہر گنجینۂ علم و عرفان ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے علم احکام اور علم اسرار کے سارے خزانے سینۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رکھ

دیئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس دولت عرفان سے مزین ہیں۔
حضرت مجدد الف ثانی کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت کی حیثیت سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینے کا علم عطا ہوا۔ اور سیدنا صدیق اکبر کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے محبوب ہونے کے طفیل امام ربانی کو محبوبیت میں سے حصہ عطا ہوا۔ جس کا ذکر آپ نے قرب نبوت وقرب ولایت کے مکتوب میں فرمایا ہے۔

(۱۱)

حضرت مجدد الف ثانی سرچشمۂ ولایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روحانیت سے فیضیاب ہوئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

"جس کا میں مولا اس کا علی مولا۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی سے عالم خواب میں فرمایا:

"ہم تجھ کو آسمانوں کا علم سکھانے آئے ہیں"

سبحان اللہ حضرت مولائے کائنات نے حضرت مجدد الف ثانی کو آسمانوں یعنی اسرار کا علم سکھایا......اور آپ کو صاحب اسرار بنایا۔

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۷ ص ۴۸)

حضرت مجدد الف ثانی صاحب اسرار ہیں، ان کو مشکواۃ نبوت سے حصہ عطا ہوا، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سینہ کا علم عطا ہوا، حضرت فاروق اعظم

رضی اللہ عنہ کے اوصاف وکمالات سے حصہ عطا ہوا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کو اسرار کا علم سکھایا...... حضرت خواجہ باقی باللہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اسرار ومعارف آپ کے سینہ مبارک میں منتقل فرمائے آپ نے اپنے مکتوبات شریف اور دیگر تصانیف میں جو معارف بیان فرمائے وہ سب کے سب علم اسرار سے تعلق رکھتے ہیں یعنی الہامی ہیں۔

(۱۲)

حضرت مجدد الف ثانی نے چاروں سلاسل طریقت کے امام الطریقہ کی ارواحوں سے فیض باطنی حاصل فرمایا۔ قادریہ سلسلہ میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شاہ کمال کیتھلی علیہ الرحمہ سے، چشتیہ سلسلہ میں خواجہ خواجگان دستگیر بے کساں حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ، سہروردی سلسلہ میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروری کا فیض حضرت شیخ یعقوب کشمیر کی وساطت سے حاصل کیا۔ جبکہ نقشبندیہ سلسلہ میں حضرت بہاوالدین نقشبند، خواجہ علاؤالدین عطار کی روحانیت سے اویسی طریقہ میں اور خواجہ باقی باللہ سے براہ راست حاصل کیا آپ کو نسبتِ فردیت کا سرمایہ اپنے والد ماجد حضرت مخدوم خواجہ عبدالاحد سے حاصل ہو۔ (رسالہ مبداء ومعاد ص ۹۴ تا ۹۶)

حضرت مجدد الف ثانی نے علم لدنی حضرت خضر علیہ السلام کی روحانیت سے حاصل فرمائے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں نیز اس فقیر کو علوم لدنی کی توفیق حضرت خضر علیہ السلام کی روحانیت سے حاصل ہوئی۔ لیکن یہ صورت حال اس وقت تک رہی جب کہ میں مقام اقطاب سے نہیں گزرا گیا۔ (رسالہ مبداءؤ معاد ص ۹۷)

حضرت مجدد الف ثانی قطبِ ارشاد کا مقام اور منصب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''قطبِ ارشاد جو فردیت کے کمالات کا بھی جامع ہوتا ہے، بہت ہی کم پایا جاتا ہے۔ بہت صدیوں اور زمانوں کے بعد اس انداز کا کوئی جوھر ظاہر ہوتا ہے اور یہ دنیائے تاریک اس کے ظہور کے نور سے منور ہو جاتی ہے اور اس کی رشد و ہدایت کا نور ساری دنیا کو محیط ہو جاتا ہے۔ عرش کے دائرہ سے زمین کے مرکز تک جس کو بھی رشد و ہدایت ایمان اور معرفت حاصل ہوتی ہے اسی کے واسطے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی کی ذات سے متضاد ہوتی ہے اس کے واسطے کے بغیر کوئی شخص بھی اس دولت تک رسائی نہیں پا سکتا۔

(رسالہ مبداء ومعاذ ص ۹۹/۱۰۰)

الحمدللہ حضرت مجدد الف ثانی کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قطب ارشاد کی خلقت عطا ہوئی۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''اور اس فقیر کو اس مقام تک پہنچ جانے کے بعد جو اقطاب کا مقام کہلاتا ہے، یہ سردارِ دین و دنیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے قطبیتِ ارشاد کی خلقت عطا ہوئی اور مجھے اس منصب پر سرفراز کیا گیا۔'' (رسالہ مبداء ومعاد ص ۹۵)

حضرت مجدد الف ثانی نے دو جابر بادشاہوں کے سامنے کلمہ حق ادا فرمایا اور حکومت وقت کا رخ اسلام کی طرف موڑ دیا، جہانگیر بادشاہ تائب ہوا، شاہ جہاں بادشاہ نے اسلامی سلطنت قائم کر کے تاریخی مساجد تعمیر کرائیں اور اورنگ زیب بادشاہ کے دور میں اسلامی سلطنت پوری آب وتاب کے ساتھ قائم ہوگئی اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کا مرید اور آپ کے فرزندِ دلبند حضرت خواجہ سیف الدین علیہ الرحمہ کا تربیت یافتہ تھا...... آپ نے بادشاہوں، امراء وزرا فوجیوں، صوفیوں اور علماء کی اصلاح فرمائی۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے براہ راست جہاں گیر بادشاہ کو خط لکھا اور اکبر بادشاہ اور جہاں گیر بادشاہ کے گورنروں، وزیروں، فوجی افسروں اور امراء کو خطوط لکھے اور ان کو اسلام اور نفاذِ شریعت اسلامیہ کی طرف سے پرزور الفاظ میں متوجہ فرمایا، ان گورنروں، وزیروں اور امراء میں چند یہ ہیں۔

بیرم خان، عبدالرحم خان خاناں، مرتضیٰ خان، شیخ فرید بخاری، خان جہاں، صدر جہاں، جباری خان، شیخ حسام الدین مرزا قلیچ، خان اعظم، قلیچ خان، تربیت خان، اسلام خان، سکندر خان، دریا خاں، مرزا ایرج، مرزا بدیع الزمان، بہادر خاں، جعفر بیگ، مرزا داراب خاں، شریف خاں شیرازی، عبدالواہاب بخاری، مرزا عرب خاں، قلیچ اللہ، لالہ بیگ، میر منصور، منوچہر وغیرہ وغیرہ۔

(افتتاحیہ مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ص ۲۷)

(۱۴)

حضرت مجدد الف ثانی کو ہر دور کے بکثرت علماء و مشائخ نے دوسرے ہزارے کا مجدد تسلیم کیا۔

(۱۵)

حضرت مجدد الف ثانی نے تحریک احیاء دین کے ذریعہ ایک عظیم انقلاب برپا کیا اور خون کا ایک قطرہ بھی نہ بہایا۔

(۱۶)

حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد امجاد، خلفاء کبار عہد جہانگیری سے اسلام کی تبلیغ واشاعت میں مصروف ہیں۔

(۱۷)

تمام زبانیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نشانیاں ہیں، دنیا میں جتنی بھی زبانیں بولی جاتی ہیں وہ سب اہل زبان آپ کے دامن سے وابستہ ہوئے اور فوائد باطنی حاصل کیے۔

(۱۸)

حضرت مجدد الف ثانی کو معرفت کا جو علم عطا کیا گیا اس کا ادراک ہر کسی کو نہیں چنانچہ ایک مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

''علوم ومعارف جو فقیر پر وارد ہوتے ہیں ان میں سے اکثر لکھے جاتے ہیں تاکہ خلقِ خدا فائدہ اُٹھائے اور جو علوم خالص میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں ان کا تھوڑا سا حصہ بھی ظاہر نہیں کر سکتا بلکہ رمز و اشارہ کے ساتھ بھی اس کی گفتگو نہیں کر سکتا بلکہ اپنے فرزند عزیز (خواجہ محمد صادق) جو فقیر کے معارف کا مجموعہ ہیں اور مقاماتِ سلوک و جذبہ کا نتیجہ ہیں، ان اسرار و دقائق کو اس سے بھی پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہوں حالانکہ فقیر جانتا ہے کہ فرزندِ عزیز محرمانِ اسرار سے ہے مگر یہ اسرار ان کے سامنے زبان پر نہیں لا سکتا۔ یہ دولت جو فقیر چھپانا چاہتا ہے۔ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے چراغ نبوت سے مقتبس ہے۔ (یعنی جو اسرار آپکو عطاء کئے گئے اس کا تعلق مشکوٰۃ نبوت سے ہے۔)

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۲۶۷، ص ۲۹۵)

(۱۹)

حضرت مجدد الف ثانی نے کلمہ طیبہ کے بلند معارف بیان فرمائے جس کی تفصیل آپ کے آفاقی رسالہ تہلیلہ میں موجود ہے آپ کلمہ طیبہ کو طریقت، حقیقت اور شریعت کا جامع قرار دیتے ہیں اور اس کلمہ کے جزو دوم یعنی محمد رسول اللہ کو دریائے ناپید کنار اور کمالاتِ نبوت سے تعبیر کرتے ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی دفتر دوم، مکتوب نمبر ۱ ص ۲۶۱)

(۲۰)

حضرت مجدد الف ثانی کو قرب نبوت اور قرب ولایت سے فیض یاب کیا گیا جس کی تفصیل (مکتوبات امام ربانی دفتر سوم حصہ دوم ص ۱۶۵) پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۱)

حضرت مجدد الف ثانی قرآن کریم کے اسرار و معارف سے واقف تھے چنانچہ آپ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا بدرالدین سرہندی علیہ الرحمہ نے ایک مرتبہ دریافت کیا کہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ نماز تراویح میں اونگھ آتی ہے۔لیکن حضور (حضرت مجدد) کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اسرار قرانی کے سمندر میں ڈوب کر فرمایا:۔

''اسرار قرانی کے سمندر میں شناوری موقع ہی نہیں دیتی کہ آنکھ بند کرسکوں'' (حضرات القدس حصہ دوم: ص ۹۴)

(۲۲)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کی نگاہوں سے حجابات کے پردے ہٹا دیئے تھے اور آپ نے نشان دہی فرمائی کہ ہندوستان میں بھی انبیاء علیہم السلام تشریف لائے ہیں چنانچہ ایک مکتوب گرامی اپنے فرزند دلبند خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ سے ارشاد فرماتے ہیں۔

''اے فرزند! یہ فقیر جس قدر ملاحظہ کرتا ہے اور نظر دوڑاتا ہے تو کوئی ایسی جگہ (خطۂ زمین میں) نہیں پاتا جہاں پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ

الصلوٰۃ والسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو بلکہ محسوس ہوتا ہے کہ آں حضرت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کا نور آفتاب کی طرح سب جگہ پہنچا ہے حتیٰ کہ یاجوج ماجوج میں بھی جن کے درمیان دیوار حائل ہے (وہاں) بھی پہنچا ہوا ہے۔ اور گزشتہ امتوں میں ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی جگہ بہت کم ہی ہے جہاں پیغمبر مبعوث نہیں ہوئے ہوں، یہاں تک کہ زمین ہند میں بھی پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف دعوت فرمائی ہے اور ہندوستان کے بعض شہروں میں محسوس ہوتا ہے کہ انبیا علیہم السلام کے انوار شرک کے اندھیروں میں مشعل کی طرح روشن ہیں۔ اگر (یہ فقیر) ان شہروں کو متعین کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔"

(مکتوبات امام ربانی، جلد اول مکتوب ۲۸۹)

(۲۳)

حضرت مجدد الف ثانی کو قضائے مبرم پر دسترس عطاء کی گئی۔ جس کی تفصیل زبدۃ المقامات اور دیگر کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(۲۴)

حضرت مجدد الف ثانی کی نظر لوح محفوظ پر تھی، جس سال آپ کا وصال

ہونے والا تھا آپ نے ۱۴ رشعبان المعظم کی رات اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی اہلیہ سے فرمایا:۔

''اس شخص کا کیا عالم ہوگا جس نے اپنا نام لوح محفوظ سے مٹتے ہوئے دیکھا'' (وصال احمدی ص ۴۔۵)

اس کے بعد دوسرا شعبان المعظم نہیں آیا اور صفر المظفر میں آپ کا وصال ہوگیا۔

(۲۵)

حضرت مجدد الف ثانی صرف دوسرے ھزارے کے ہی مجدد نہیں تھے، بلکہ مجددِ اعظم کی حیثیت سے آپ کا فیض آج بھی ساری دنیا میں جاری ہے۔ آپ کا فیض اکبر اور جہانگیر کے ادوار میں صرف ہندوستان تک محدود نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے خلفاء اور سفرا کے ذریعے قرآن وسنت کی تعلیمات کو ساری دنیا میں پھیلایا اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا نور سارے عالم میں پھیلایا۔

(۲۶)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دائرۂ ہدایت وارشاد بہت ہی وسیع تھا، مغرب سے مشرق اور جنوب سے شمال مثلاً ترکیہ، قازان، تاتارستان، باشقرستان، قفقازات، جزیرہ نمائے کریمہ، خوارزم، آذربائیجان، وسطی ایشاء، حجاز، یمن، بغداد، شام، مصر، ترکستان مشرق، سرزمین چین، بدخشاں، بخارا، سمرقند، اصفہان، استانبول، تبریز، مکہ معظمہ، بنگال، کشمیر، لاہور، دہلی، جنوبی مشرق ایشاء، وغیرہ وغیرہ...... آپ نے

مختلف ممالک میں اپنے خلفاء کی سربراہی میں مندرجہ ذیل سنین میں وفود بھیجے مثلاً یہ خلفاء:

۱......مولانا صالح کولابی (طالقان) ۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء

۲......مولانا قاسم علی (ماوراء النہر) ۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء

۳......خواجہ میر محمد نعمان (دکن) ۱۰۱۷ھ/۱۶۰۸ء

۴......شیخ حمید اللہ (بنگال) ۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء

۵......مولانا محمد قاسم (ترکستان) ۱۰۲۶ھ/۱۶۱۷ء

۶......مولانا فرخ حسین (یمن، شام، روم) ۱۰۲۶ھ/۱۶۱۷ء

۷......مولانا محمد صادق کابلی (کاشغر) ۱۰۲۶ھ/۱۶۱۷ء

۸......شیخ احمد برکی (توران، بدخشاں، خراساں) ۱۰۲۶ھ/۱۶۱۷ء

۹......شیخ بدیع الدین (لشکر شاہی) ۱۰۲۷ھ......۱۶۱۸ء

کراچی یونیورسٹی کے رئیس کلیۂ معارف اسلامیہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید کی کتاب ''اسلام تصوف اور صوفیائے سرحد'' (کراچی ۱۹۹۷ء، ص ۲۲۰۔۲۲۱) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۴۱ معتبر مریدین پر مشتمل ایک وفد اپنا مکتوب شریف دے کر صوبۂ سرحد کے عارف کامل حضرت رحمکار عرف بابا صاحب (۹۸۳ھ۔۱۰۶۳ھ) کے پاس بھیجا تھا۔ حضرت بابا صاحب نے وفد کی پذیرائی فرمائی اور شیخ جمال الدین علیہ الرحمہ سے مکتوب شریف کا

جواب لکھوا کر وفد کے سپرد کیا۔ اس واقعہ سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ کے خاموش طریقہ تبلیغ اور دائرہ تبلیغ کا اندازہ ہوتا ہے۔

(افتتاحیہ مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ص ۳۴۔۳۵)

(۲۷)

حضرت مجدد الف ثانی کو ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور ولایت موسوی علیہ السلام کی نسبت حاصل کرنا بھی دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبولیت کی دلیل ہے۔ چنانچہ آپ نے مولانا صالح کولابی کے مکتوب شریف میں اس کے معارف بیان فرمائے ہیں (مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم مکتوب ۹۵، ص ۲۸۳)

(۲۸)

مجدد عصر حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

''حضرت مجدد الف ثانی نے مجددِ اعظم کی حیثیت سے تعمیر انسانیت کے لیئے خود کو وقف کر دیا تھا، جس کی آج ضرورت ہے اور یہ وہ سنت ہے جس کی طرف سے اکثر علماء مشائخ اور قائدین غافل ہیں، انسان بن گیا سارا جہاں بنا گیا۔

انساں بگڑ گیا سارا جہاں بگڑ گیا چنانچہ ایک مکتوب گرامی میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''اس عمل میں یعنی ارشاد و تبلیغ میں مشغول ہونے کو ترک کرنا پسندیدہ نظر نہیں آتا اور کیسے پسندیدہ ہوسکتا ہے جب کہ حالت یہ

ہے کہ دنیا گمراہی کے بھنور میں غرق ہو رہی ہے، اور جو شخص اپنے اندر اس بھنور سے ان کو نکالنے کی طاقت پاتا ہے وہ اپنے کو کس طرح معاف و معذور سمجھ سکتا ہے"

(مکتوبات امام ربانی، جلد اول، مکتوب نمبر ۱۱)

(۲۹)

حضرت مجدد الف ثانی مفسر قرآن بھی ہیں محدث بھی ہیں، اور فقیہہ بھی ہیں آپ کے مکتوبات، تصانیف اور تالیفات اس کا ثبوت ہیں۔ اس موضوع پر بڑے تفصیلی مقالات موجود ہیں۔

(۳۰)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تعلیمات نے ایک عالم کو متاثر کیا، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ڈاکٹر محمد اقبال آپ ہی سے فیض یافتہ تھے، جس طرح آپ کا فکر برصغیر کی حدود و ثغور سے گزر کر باہر کی دنیا میں پھیلا اسی طرح آپ سے متاثر ہونے والے مفکرین کے افکار بھی باہر کی دنیا میں پھیلے۔ یہ آپ کا اور آپ کی تعلیمات کا خاص امتیاز ہے ___ تعلیمات مجددیہ ہمہ گیر و عالم گیر ہیں ___ خصوصاً حرمین شریفین اور عرب ممالک میں یہ تعلیمات مقبول رہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات شریفہ کا عربی ترجمہ تین جلدوں میں مکہ معظّمہ سے شائع ہوا۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے برادران طریقت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور شیخ تاج الدین سنبھلی مکہ معظّمہ میں مقیم رہے یہیں وصال

فرمایا بیت اللہ کے قریب دفن ہوئے ـــــــ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ شیخ آدم بنوری مدینہ منورہ میں مقیم رہے، یہیں وصال فرمایا، جنت البقیع میں دفن ہوئے ـــــــ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے فرزند جانشین خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کی سفر حج کے دوران یمن و حجاز میں پذیرائی ہوئی۔ آپ کے نولاکھ مرید اور سات ہزار خلفاء تھے۔ آپ کے خلیفہ شیخ حبیب اللہ بخاری کے ذریعے بخارا میں فیض پھیلا۔ آپ کے چار ہزار خلفاء ہوئے ـــــــ سفر حج میں خواجہ معصوم علیہ الرحمہ کے بھائی اور بھتیجے ساتھ تھے، سفر حج کی تفصیلات سے دربار نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں آپ کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور آپ کی اولاد امجاد کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے یہ قلبی تعلق تھا کہ روضہ شریف سرھند کی سجادگی غالباً پانچویں پشت تک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان میں رہی پھر سادات کرام میں منتقل ہوگئی۔

جیسا کہ عرض کیا گیا حرمین شریفین اور ممالک عربیہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا خوب فیض پھیلا ہوا، خانقاہ مظہریہ دھلی کے سجادہ نشین شاہ غلام علی دہلوی علیہ الرحمہ کی خدمت میں سمرقند و بخارا، غزنی، تاشقند، قندھار، کابل کے علاوہ عرب ممالک سے طالبین آتے تھے۔ انہیں میں شیخ خالد کرد تھے جنہوں نے حضرت شاہ غلام علی علیہ الرحمہ سے فیض پاکر عرب وعجم میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو پھیلایا، آج ترکی اور امریکہ و یورپ میں بکثرت مشائخ نقشبندیہ مجددیہ انہیں کے فیض یافتہ ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامی، مولانا خالد کردی کے شاگرد اور محبّ خاص تھے۔ خانقاہ مظہریہ کے ایک اور سجادہ نشین شاہ احمد سعید دہلوی مکہ مکرمہ ہجرت کر گئے اور دو سال کے اندر

اندر سیکڑوں عرب مرید ہوئے، آپ کے بعد آپ کے بھائی شاہ عبدالرشید علیہ الرحمہ مدینہ منورہ آپ کے جانشین ہوئے۔ آپ کے صاحبزادے شاہ محمد مظہر علیہ الرحمہ کی خدمت میں سمرقند، بخارا، قزانی، روم، افغانستان، ایران کے علاوہ جزیرۃ العرب اور شام وغیرہ سے صدہا طالبین آتے تھے۔ شاہ احمد سعید علیہ الرحمہ کے بھائی شاہ عبدالغنی دہلوی مہاجر مکی مدت العمر حرمین شریفین میں درس دیتے رہے اور عرب و عجم کو فیض پہنچایا، ــــــ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم علیہما الرحمہ، شیخ آدم بنوری کے خلیفہ حافظ ابو عبداللہ اکبر آبادی علیہ الرحمہ سے بیعت تھے، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالقادر علیہم الرحمہ خود نقشبندی مجددی تھے جن کا فیض عرب و عجم میں پھیلا۔ غالبًا انہیں حضرات عالیہ کا یہ فیض ہے کہ آج عرب ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بکثرت مشائخ کرام موجود ہیں، جہان امام ربانی مجدد الف ثانی (مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء جلد چہارم) میں اس موضوع پر فاضل محقق عبدالحق انصاری کے متعدد مقالات شامل ہیں ــــــ حال ہی میں جامعہ ازہر (قاہرہ، مصر) کے شیخ الحدیث ڈاکٹر محمد ابراہیم قندیل نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ جامعہ ازہر میں کئی اساتذہ نقشبندی مجددی ہیں ــــــ دھلی میں بھی بڑی شان والے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پیدا ہوئے مثلاً شاہ ابوالخیر دہلوی، شاہ محمد آفاق دہلوی جن کے خلیفہ شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی تھے جن سے مولانا وصی احمد محدث سورتی بیعت تھے، شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی کے مکاشفات و کرامات کا بڑا چرچا تھا ــــــ اس کے علاوہ فقیہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہٗ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ کرام تو بحر بیکراں ہیں، دنیا کے بکثرت علماء کرام و مشائخ کرام کا

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی متعدد جلدوں میں ذکر کیا گیا ہے، تفصیلات وہاں مطالعہ کی جا سکتی ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات، افکار و تعلیمات اوار خدمات پر مختلف یونیورسٹیوں میں کام ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ مثلاً مانچسٹر یونیورسٹی (یو۔ کے)، لندن یونیورسٹی (یو۔ کے) لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ)، میکگل یونیورسٹی (کینڈا)، گلاسگو یونیورسٹی (امریکہ)، مرمرا یونیورسٹی (استانبول، ترکی)، وکٹوریہ یونیورسٹی (سوئٹزرلینڈ)، ڈھاکہ یونیورسٹی (ڈھاکہ، بنگلہ دیش)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ، بھارت)، سندھ یونیورسٹی (جامشورو، پاکستان)، پنجاب یونیورسٹی (لاہور، پاکستان)، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی (ملتان، پاکستان) کراچی یونیورسٹی (کراچی، پاکستان) وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ عالمی سطح پر کتابیں بھی شائع ہو رہی ہیں حال ہی میں امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل)، کراچی نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیقی سوانح اردو، انگریزی، فارسی میں شائع کر دی ہیں اور عربی میں ایک ضخیم سوانح دارالعلوم سلطانیہ (جہلم، پاکستان) کی مساعی جمیلہ سے شائع ہونے والی ہے۔ امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی نے ایک اہم اور بین الاقوامی اہمیت کا یہ کام کیا کہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے عنوان سے پندرہ ضخیم جلدوں پر ایک انسائیکلوپیڈیا، کراچی سے ۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۸ء میں شائع کیا ــــ وکٹوریہ یونیورسٹی، سوئٹزرلینڈ کے فاضل ڈاکٹر آرتھر بیولر کو جب یہ انسائیکلوپیڈیا بھیجا گیا تو انہوں نے تحریر کیا:۔

> ''اس میں شک نہیں کہ کسی بھی زبان میں کسی بھی صوفی پر اتنی عظیم و ضخیم کتاب نہیں لکھی گئی، خدا کرے کہ یہ کتاب ہمارے

اور پندرہویں صدی کے بعد آنے والوں کے لئے بھی مینارۂ
نور ثابت ہو۔'' (مورخہ ۲ فروری ۲۰۰۷ء)

(مجدد دوران مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ص ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴)

عالم اسلام کے عظیم محقق مجدد عصر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی زیر نگرانی جہاں امام ربانی مجدد الف ثانی کے پندرہ جلدوں پر مشتمل عظیم انسائیکلوپیڈیا پر تبصر کرتے ہوئے علماء کرام مشائخ عظام اور محققین نے برملا کہا ہے کہ گزشتہ چار سو سالوں میں کسی شخصیت پر اتنا عظیم کام نہیں ہوا۔

(۳۱)

حضرت مجدد الف ثانی کی مجددِ اعظم ہونے کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ آپ کے وصال کے بعد آپ کے مکتوبات دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول ہیں، چنانچہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے نامور شیخ طریقت اور روحانی بزرگ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ایک بار حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آراء کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا

''میرے امت میں ان کی مثل کون ہے''۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ان کے مکتوبات بھی آپ کے نظر سے گزرے ہیں..... فرمایا

''اگر اس میں سے تمہیں کچھ یاد ہو تو سناؤ''

میں نے آپ کے ایک مکتوب کی یہ عبارت پڑھی:

''سبحانہٗ تعالیٰ وراالوراء ثم وراالورا'' (یعنی علم، فہم، عقل اور ادراک کہ جہاں تک رسائی ہے اللہ کی ذات اس سے کہیں پرے ہے بلکہ اس سے بھی پرے ہے۔)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عبارت بہت پسند فرمائی محظوظ ہوئے فرمایا پھر پڑھو میں دوبارہ وہی عبارت پڑھی تو اس سے بھی زیادہ تعریف فرمائی

(مقامات مظہری مؤلفہ حضرت شاہ غلام علی تحقیق وترجمہ محمد اقبال مجددی مطبوعہ ۱۹۹۹ء لاہور، ص ۳۱۷۔۳۱۸)

(۳۲)

حضرت مجدد الف ثانی کے مجددِ اعظم ہونے کی سب سے بڑی اور محکم دلیل یہ بھی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے فرزند دلبند اور جانشین حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کو حرمین شریفین میں ایک عظیم بشارت سے سرفراز فرمایا۔

''چنانچہ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ نے ایک روز سرہند شریف قیام کے دوران عالم واقعہ میں دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مجدد الف ثانی کے گھر تشریف لائے ہیں اور عظیم انوار آپ پر جلوہ فگن ہیں اس موقع پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کمال بندہ نوازی سے حضرت مجدد الف ثانی کے کمالات یعنی آسمانی

کمالات وفضائل بیان فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے ایسے بندے (حضرت مجدد الف ثانی) کو پیدا کیا کہ جس کے پاس اس سبحانہ وتعالیٰ کے فرشتے آتے ہیں اور اُن کی طرف التفات نہیں کرتا......یعنی مشغول حق رہتا ہے۔"

(انوار معصومیہ مؤلفہ سید زوار حسین شاہ مطبوعہ کراچی، ص ۹۸۔۹۹)

حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات شریف کا دربار رسالت میں مقبول ہونا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بشارت دینا کہ ملائکہ ان کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کی مجددیت کا آفتاب "مجدد اعظم برحق" کی حیثیت سے تا قیامت روشن رہے گا۔

(۳۴)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سوائے اللہ کے اور کسی نے نہ جانی ہاں......اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے بعض اولیائے کاملین کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کی لیاقت سے سرفراز فرمایا ہے۔......انہی نفوس قدسیہ میں حضرت مجدد الف ثانی کی ذاتِ گرامی ہے۔ جن کو اس لیاقت سے سرفراز فرمایا گیا جب ہی آپ نے ارشاد فرمایا:

"فقیر اللہ کو محض اس لئے دوست رکھتا ہے کہ وہ ربِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (مبداء ومعاد ص ۱۷۹)

(۳۴)

ایک صاحب نظر آپ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اس کی آنکھوں سے حجابات کے پردے ہٹا دیئے گئے اس نے ملائکہ کو آپ کے روضہ مبارک پر حاضر دیکھا تو بے اختیار کہہ اُٹھا کہ:۔

چہ عالیشان دربار امام دین ربّانی
مَلائک صف بہ صف استادہ اینجا بہر دربانی
چُو دیدہ طوطیٔ ہندوستان آن خواجۂ باقی
شکر دادہ بہ منقارِ ازان شد شیر یزدانی
محمد مصطفیٰ ختم الرُسُل آمد دَرین عالم
مجدّد الف ثانی آمد از بہر نگھبانی
جہانگیرِ زمان بر دست توبہ کرد در آخر
شُد آگاہِ حقیقت دیگر از رازِ جہان بانی
عَیانَست نُورِ ذات رَحمت للعٰلمین اینجا
کہ تقلیدِ محمد کرد احمد شیخ لاثانی
کہ ہستند یا چہ شانِ شہت پس جائے ادب ایں است
مگوئی کلمۂ بسیار اے دل گرنمی دانی
شجاؔع ادنیٰ گدائے برسرِ بازار می گویَم
گدائے ایں درِ دولت کُند ہر جا سُلیمانی

(بشکریہ، بابو غلام محمد نقشبندی مجددی، ایڈووکیٹ، مدھیہ پردیش، بھارت)

حضرت مجدد الف ثانی نے مجددِ اعظم برحق ہونے کی حیثیت سے شریعت اور طریقت کی حفاظت فرمائی اور عظیم تجدیدی کارنامہ انجام دیا...... بعد میں آنے والی مجددین نے آپ کی سنت پر عمل فرمایا اور اپنی اپنی صدی میں تجدید دین کے سلسلہ میں شاندار کارنامے انجام دیے۔

حضرت مجدد الف ثانی نے نہ صرف شریعت کو بچایا بلکہ اس کی پاسداری فرمائی اور شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے وصال فرمایا...... اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ کو اس کو پورا پورا صلہ عطا فرمایا اور جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے دونوں ہاتھ مبارک اس طرح بندھے ہوئے تھے جیسے نماز میں بندھے ہوتے ہیں حتیٰ کہ غسل کے وقت کفن کے وقت بھی دونوں ہاتھ اس طرح بندھ جاتے کہ جیسے نماز میں ہوتے ہیں۔ اسی حالتِ نماز میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے دوسرے ہزارے کے مجدد یعنی مجدد الف ثانی کی تجدیدیت کو قیامت تک کے لیئے امر کر دیا، کیونکہ حضرت مجدد الف ثانی تا قیامت تک اپنی قبر میں حالت نماز میں یعنی مشاہدہ حق میں رہینگے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نماز اس طرح پڑھو کہ جیسے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ جبکہ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:۔

> ''شب معراج میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دولتِ دیدار نصیب ہوئی تھی نماز اس کا ظل اور نمونہ ہے''۔ مجددِ صدی تو بہت آئے اور آتے رہنگے لیکن ایسا مجدد کوئی نہ آیا جو مجدد الف ثانی کی حیثیت سے اپنی قبر شریف میں حالت نماز میں ہے یعنی مشاہدہ حق میں ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی

اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواجہ محمد معصوم سے فرمایا کہ ملائکہ ان کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں لیکن یہ ان کی طرف التفات نہیں کرتے مشاہدہ حق میں غرق رہتے ہیں۔ ہاں

دل نور، جگر نور، زباں نور، نظر نور
یہ کیا ہے مری خاطرِ ناشاد کا عالم

حضرت مجدد الف ثانی اب تک آنے والے تمام مجددین میں بے مثل و بے مثال ہیں...... بلاشبہ

بے مثال کی ہے مثال وہ حُسن
خوبی یار کا جواب کہاں

عکس مکتوب مُبارک حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ کہ بہ دستِ حق پرست خود نوشتہ بہ نواب والا جاہ سیادت پناہ مرتضیٰ خان سید فرید بخاری رحمہ اللہ و رضی عنہ ارسال فرمودہ اند۔ ایں مکتوب دو صد و سیزدہم است از دفتر اول۔ بقیہ مکتوب کہ بر حاشیہ نوشتہ شدہ بر پشت کاغذ اندراج یافتہ، چوں کہ حضرات اجداد کرام رحمہم اللہ از وجہ بوسیدگی کاغذ جا بجا چسپانیدہ اند خواندہ نمی شود۔ و عبارت "عصمکم اللہ سبحانہ" و "بجنابکم" و "سائر فرق" بہ از وجہ بوسیدگی کاغذ ضائع شدہ است۔ اَلْبَقَاءُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَحْدَہٗ۔

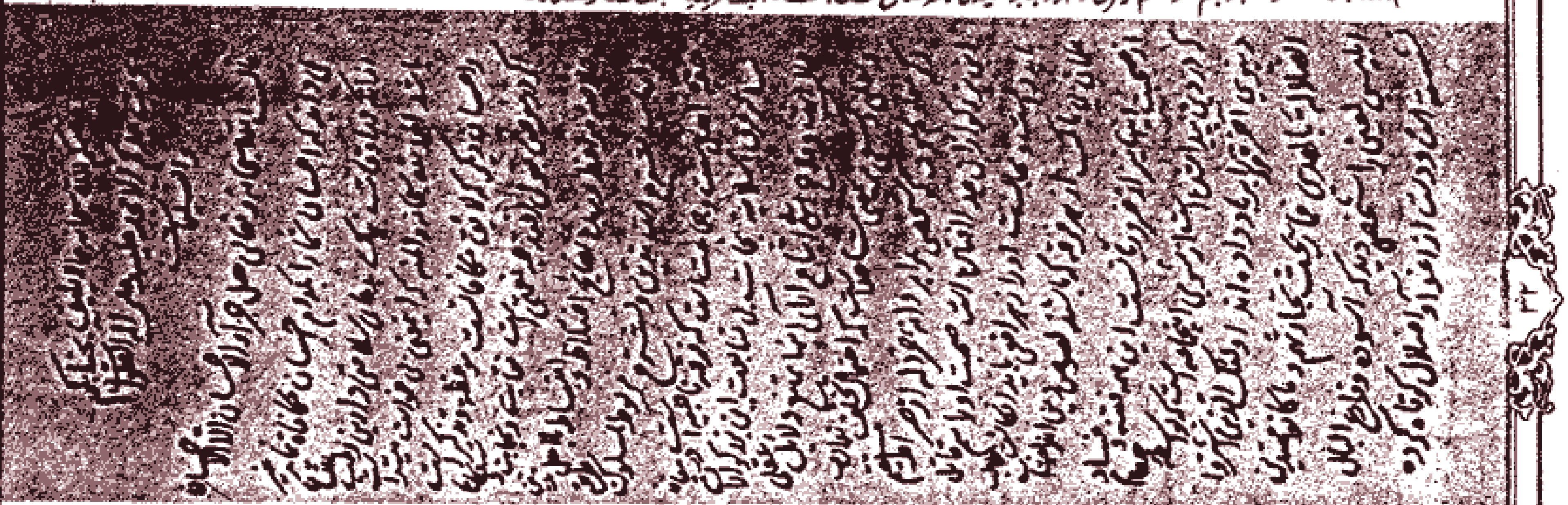

(بقیہ مکتوب) سرِ آنرا بر سید لعین گفت کہ علماء سوء ایں وقت کار مرا کفایت کردہ اند و متکفل اغواء و اضلال گشتہ، از طلبہ آنجا مولانا عمر نیک نہاد است بشرط آنکہ او را دل بدہند در اظہار حق دلیر سازند و حافظ امام نیز جنون اسلام دارد کہ در اسلام ازاں جنون چارہ نبود لَنْ یُؤْمِنَ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّہٗ مَجْنُوْنٌ۔ معلوم شریف است کہ ایں فقیر بگفتن و نوشتن در تحریض بر صحبت نیک تقصیر نکردہ است و در مبالغہ نمودن از اجتناب از مصاحب سوء خود را معاف نداشتہ کہ آں را اصل عظیم میداند، وَالْقُبُوْلُ عِنْدَکُمْ بَلْ کُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ فَطُوْبٰی لِمَنْ جَعَلَہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مَظْہَرًا لِلْخَیْرِ، تذکر احسانہائے شما برین گفتگوئے می آرد و ملاحظۂ تصدیع و ملال را از میان بر می اندازد۔ والسلام

MAZHARI PUBLICATIONS
KARACHI PAKISTAN
1990
مظہری پبلیکیشنز کراچی

MAZHARI PUBLICATIONS KARACHI

Islamic Republic of Pakistan.

Phone: 5421813

Design & Processed by: AL-HADI Graphics Cell: 0300-2728316